السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے، اسی حال میں گاڑی آگئی جس پر اس نے سوار ہونا ہے، کیا وہ شخص نماز چھوڑ سکتا ہے اور وہ دوبارہ پوری نماز پڑھے گا یا جتنی باقی رہ گئی ہے اتنی ہی پڑھے گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں نماز چھوڑ سکتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اکیلا فرض پڑھ رہا ہو اور جماعت کے لئے اقامت ہو جائے تو فرض چھوڑ کر نماز میں شامل ہونے کا حکم۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اکیلے کی نماز سے جماعت کی نماز افضل ہے۔ ایسے ہی گاڑی آنے کے وقت جو نماز پڑھے گا وہ بے قراری اور بے چینی کی نماز ہو گی اور جو گاڑی سوار ہونے کے بعد پڑھے گا وہ تسلی اور اطمینان کی نماز ہو گی جو افراتفری کی نماز سے بہر حال افضل ہے۔ اس بنا پر نماز توڑ کر گاڑی پر سوار ہو کر تسلی اور اطمینان سے نماز پڑھے۔ پہلی نماز پر بنا کرنا ثابت نہیں، لہذا از سر نو پوری نماز پڑھے۔ محدث عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہ فتویٰ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص555

محدث فتویٰ